



سوال

(302) عذاب قبر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ لوگوں کے رونے سے جو کہ (بین کر کر کے روتے ہیں) عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یقین و مرفوع

1۔ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (بخاری و مسلم، نسائی، مؤطا امام مالک)

خلافت سوال نمبر 2۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ "اللہ عافیت دے عبد الرحمن (عبد اللہ بن عمر) کو وہ بھول گئے، ایک یہودن عورت کی قبر تھی جس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ اوپر رو رہے ہیں او نیچے اس کو عذاب قبر ہو رہا ہے۔

خلاصہ: دونوں میں سے صحیح کون ہیں؟ اگر دونوں صحیح ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خلاف کیوں کہا؟ ان دونوں کا اصل پورے دلائل سے پوری دنیا تک پہنچے۔ (ایک سائل)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ بات بالکل صحیح ثابت ہے کہ میت پر لوگوں کے بین کر کے آواز کے ساتھ رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے یہ عذاب والی روایت اپنے مضموم کے ساتھ درج ذیل صحابہ نے بیان کی ہے۔

عمر بن الخطاب، عبد اللہ بن عمر: (صحیح البخاری: 1288، 1287، 1286 و صحیح مسلم: 929، 928، 927)

عمران بن حصین: (النسائی 4/15 ح 185 و صحیح ابن حبان: 742)

مغیرہ بن شعبہ: (بخاری: 129 و مسلم: 933)

سمرہ بن جندب: (الطبرانی الکبیر 7/216 ح 6896) وغیر ہم



یہ حدیث متواتر ہے۔ دیکھئے قطف الازهار المتناثرہ فی الاخبار المتواترة للسيوطی (ح 44) ولطم المتناثر من الحدیث المتواتر للکتابی (ح 106)

اس پر سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدنا عمرو و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے امیر المؤمنین فی الحدیث اور امام الدنیا فی فقہ الحدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِمَنْعِ بَكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ..... فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا تُرْوَى وَرَأَى خُرَى"

میت کو اس کے گھر والوں کے بعض رونے پیٹنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ بشرطیکہ یہ رونا پیٹنا اس کی رضامندی سے جاری ہو اور اگر وہ اس طریقے کو جاری کرنے والا نہیں تھا تو وہی بات ہے جو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (صحیح البخاری کتاب الجنائز باب 32 قبل ح 1284)

یعنی اگر کوئی شخص رونے پیٹنے پر راضی تھا اور اس سے منع نہیں کرتا تھا تو اس پر عذاب ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص اس پر راضی نہیں تھا یا یہ حرکت خود بھی نہیں کرتا تھا اور اس سے منع کرتا تھا تو اس پر اس کی وجہ سے عذاب نہیں ہوگا۔ اس طرح دونوں طرح کے اقوال میں تطبیق ہو جاتی ہے اور یہی راجح ہے۔ والحمد للہ (الحدیث: 1) (شہادت، جولائی 2004ء)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب الجنائز - صفحہ 548

محدث فتویٰ